9. جب کربلا میں عترت اطہار لٹ گئی

مرزا سلامت علی دبیرؔ

پڑھیے۔ سوچیے اور جواب دیجیے۔

خالق نے جنھیں دیا ہے زر دیتے ہیں
زر کیا ہے خدا کی راہ میں گھر دیتے ہیں
اپنا سرمایہ ہے رکوع و سجود
سامان نہیں رکھتے ہیں سر دیتے ہیں

امجد حیدرآبادی

اِن سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ لوگ خدا کی راہ میں کیا کیا لٹاتے ہیں؟

2۔ جو لوگ مال و دولت نہیں رکھتے ان کا سرمایہ کیا ہوتا ہے؟

3۔ اس رباعی سے ہمیں کیا سبق حاصل ہوتا ہے؟

مرکزی خیال

اس مرثیہ میں حضرت امام حسینؑ کی شہادت کے علاوہ ان کے عزیز و اقارب کی شہادت اور خواتین کے غم کی عکاسی کی گئی ہے۔ عابد بیمار حضرت زین العابدین کی بے بسی کی ترجمانی کی گئی ہے اور ان پر ہونے والے مظالم کو اجاگر کرتے ہوئے یہ بتلایا گیا ہے کہ حق و باطل کی کشمکش میں حق پرست کسی بھی قیمت پر باطل کے آگے سر نہیں جھکاتے چاہے انھیں اپنا سر کٹانا کیوں نہ پڑ جائے۔

ماخذ

یہ مرثیہ مراثی دبیر سے ماخوذ ہے

طلبا کے لیے ہدایت

- سبق کی تصویریں دیکھیے اور ان کے بارے میں اظہار خیال کیجیے۔
- سبق پڑھیے اور ایسے الفاظ کے نیچے خط کھینچیے جن کے معنی آپ نہ جانتے ہوں۔
- خط کشیدہ الفاظ کے معنی اپنے دوستوں اور اساتذہ سے معلوم کیجیے یا فرہنگ میں دیکھیے۔

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

جب کربلا میں عترت اطہار لٹ گئی　　یعنی سب آل احمدؐ مختار لٹ گئی
بارگاہ حیدرؓ کرار لٹ گئی　　بالکل حسینؓ پیاسے کی سرکار لٹ گئی
بیداد لشکر عمر نابکار سے
سادات نکلے خیمہ سے زہراؓ مزار سے

کٹوا کے سر جو شاہ شہیداں ہوئے حسینؓ　　یعنی خدا کی راہ میں قرباں ہوئے حسینؓ
مختار کارخانہ یزداں ہوئے حسینؓ　　فخر ذبیح و فدیۂ سجاں ہوئے حسینؓ
تھا وقت عصر بھائی سے زینبؓ جو چھٹ گئی
مغرب تلک حسینؓ کی سرکار لٹ گئی

مقتل کے سامنے حرم آ آ کے گر پڑے　　اور پہلوؤں میں بچے بھی غش کھا کے گر پڑے
اک جا ستارے خاک پہ زہراؓ کے گر پڑے　　عابدؓ وفور ضعف سے تھرا کے گر پڑے
آیا نہ کوئی غش سے اٹھانے کے واسطے
زنجیر لایا شمر پہنانے کے واسطے

SCERT TELANGANA

عابدؓ نے غش میں شور جو زنجیر کا سنا نا طاقتی میں ضعف سے کی نیم چشم وا
زنجیر و طوق دیکھ کے بیمار نے کہا کیوں منصفو یہی ہے مرے درد کی دوا
بیمار تلخ کام ہوں اور تشنہ کام ہوں
یارو امام زادہ ہوں اور خود امام ہوں

پہناتے ہو جو بیڑیاں میری خطا ہے کیا بابا تو قتل ہوگئے میں زندہ کیوں رہا
سمجھا میں ہتھکڑی پہنانے کا مدعا عباسؓ کی طرح نہ ہوئے ہاتھ کیوں جدا
اصغرؓ کی طرح حلق نہ زخمی ہوا مرا
سو طوق ریسماں کے ہے قابل گلا مرا

تلواریں سر پہ کھینچ کے بولے جفا شعار تجھ کو پہننا ہوئے گا سب اے نحیف و زار
یہ ہتھکڑی یہ بیڑیاں یہ طوق خار دار گردن میں تیری ہوگی رسن ہاتھ میں مہار
ہم ساربان بناکے یہ زیور پہنائیں گے
تا شام کربلا سے یوں ہی لے کے جائیں گے

SCERT TELANGANA

صنف کی تعریف

مرثیہ اردو کی ایک ایسی صنف سخن ہے جس میں مرنے والے کی تعریف وتوصیف بیان کی جاتی ہے۔عام طور پر میدان کربلا میں شہید ہونے والے حضرت امام حسینؓ اور آپ کے رفقاء پر مرثیے لکھے جاتے ہیں۔ان کے علاوہ مرثیے شخصی بھی لکھے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر مہاتما گاندھی کے قتل پر مرثیہ لکھا گیا ہے۔مجاز نے لکھا کہ

ہندو چلا گیا نہ مسلماں چلا گیا
انساں کی تلاش میں انساں چلا گیا

قدیم اردو کے کلاسیکی سرمایے میں جو مرثیے ملتے ہیں جو تقریباً تمام تر غزل کی ہیئت کے ہیں۔عصر حاضر میں مرثیہ مسدس کی ہیئت میں لکھا جاتا ہے۔میر انیسؔ اور دبیرؔ عظیم مرثیہ گو شعراء ہیں۔

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔21-2020

مرثیہ کی تشریح

اس مرثیہ کے پہلے بند میں دبیرؔ نے بیان کیا ہے کہ میدان کربلا میں اہل بیت اطہار لٹ گئے۔ حضرت علیؓ کا کنبہ تاراج ہو گیا۔ بھوک و پیاس کی شدت کے مارے تڑپنے لگے۔ یزیدی فوج کے سپہ سالار عمر بن سعد کے مظالم سے اپنے خیموں سے باہر آ گئے اور ان کی بے بسی و لاچاری کے غم سے شہزادی کونین جناب فاطمہ زہراؓ کی روح بھی اپنے روضے میں بے چین ہو گئی ہو گی۔

دوسرے بند میں حضرت امام حسینؓ کے جام شہادت نوش کرنے کا بیان کیا گیا ہے۔ آپ کا سر مبارک تن سے جدا ہوا۔ آپ نے خدا کی راہ میں اپنی جان عزیز قربان کر دی۔ حق کے لیے جان عزیز کی قربانی دے کر آپ شہیدوں کے شہنشاہ ہو گئے۔ یہ واقعہ عصر کے وقت پیش آیا۔ امام عالی مقام اپنی ہمشیرہ حضرت زینبؓ سے جدا ہوئے اور غروب آفتاب تک حضرت امام حسینؓ کے عزیز و اقارب بھی شہید ہو گئے۔

تیسرے بند میں دبیرؔ نے مقتل کی عکاسی کی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ جب خواتین کو پتہ چلا کہ حضرت امام حسینؓ شہید ہو گئے ہیں۔ ان کے ساتھ حضرت عباسؓ، حضرت علی اکبر، حضرت اصغر وغیرہ بھی شہید ہو چکے ہیں تو وہ مقتل میں آ گئیں اور روتے ہوئے زمین پر گر پڑیں۔ ان کے معصوم بچے بھی ان کی گودوں میں بے ہوش ہو گئے۔ جب حضرت زین العابدینؓ کو پتہ چلا تو وہ بھی کانپ اٹھے اور زمین پر گر پڑے۔ وہ بیمار تھے اور بستر سے اٹھ نہیں سکتے تھے۔ انہیں عابد بیمار کہا جاتا ہے۔ جب سارے اہل بیت غش کھا کر گر پڑے تو انہیں اٹھانے والا کوئی نہیں تھا۔ ایسے میں قاتلِ حسین شمر انہیں زنجیر پہنانے کے لیے آیا۔

دبیرؔ نے چوتھے بند میں حضرت زین العابدینؓ کی حالت زار بیان کی ہے۔ ان کی کمزوری بے حد و بے حساب تھی۔ انہوں نے زنجیروں کو دیکھ کر کہا کیا یہی ان کے درد و کرب کا علاج ہے۔ وہ کہنے لگے کہ وہ بیمار ہیں، پیاسے ہیں اور حضرت امام کے خانوادے سے ہیں خود امام ہیں لیکن ان کی کسی نے ایک نہ سنی۔

دبیرؔ نے پانچویں بند میں لکھا ہے کہ حضرت زین العابدینؓ ظالموں سے پوچھنے لگے کہ آخر ان کی کیا غلطی ہے؟ ان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں کیوں ڈالی جا رہی ہیں۔ کاش کہ ان کے ہاتھ بھی حضرت عباسؓ کی طرح کٹے ہوتے۔ چھ ماہ کے شیر خوار حضرت اصغر کی طرح ان کا حلق بھی زخمی ہوتا تو اچھا تھا لیکن ایسا لگتا ہے کہ میرا حلق طوق و زنجیر کے لیے بنایا گیا۔

دبیرؔ نے چھٹے بند میں لکھا ہے کہ ظالم یزیدی فوجوں نے تلوار کھینچ کر کہا کہ اے کمزور و بیمار! تجھے یہ طوق و زنجیر پہننا ہو گا۔ یہ ہتھکڑیاں، بیڑیاں اور طوق کے زیور پہنا کر تجھے کربلا سے شام تک یوں ہی لے جائیں گے۔

SCERT TELANGANA

شاعر کا تعارف

مرزا سلامت علی دبیرؔ ۲۹ ؍اگست ۱۸۰۳ء کو دہلی میں پیدا ہوئے۔ والد کا نام مرزا غلام حسین تھا۔ ابتدائی تعلیم لکھنو میں ہوئی۔ دبیر بارہ سال کی عمر سے ہی شعر گوئی کی طرف مائل ہوئے اور میر ضمیر سے اپنے کلام پر اصلاح لینے لگے۔ دبیر شوکت لفظی کے ماہر تھے۔ دبیر کے مرثیوں میں سراپا اور رزم کا پہلو نمایاں ہے۔ دبیر نے مختلف مرثیوں میں سراپا مختلف انداز سے لکھا ہے۔ اس طرح کہ شخصیت کا نقش ذہن پر مرتسم ہو جاتا ہے۔ میر انیسؔ کی طرح دبیرؔ کو مرثیہ نگاری میں اہم مقام حاصل ہے۔ دبیرؔ نے مرثیہ کے علاوہ رباعیات، سلام وغیرہ بھی کہے ہیں۔ دبیر کا انتقال ۱۸۷۵ء میں لکھنو میں ہوا۔

یہ کیجیے

I سمجھنا۔ اظہار خیال کرنا

A اپنے الفاظ میں بولیے۔

1۔ دسویں محرم سے متعلق کوئی مشہور واقعہ بیان کیجیے۔

2۔ حق کی سربلندی کے لیے انسان کو باطل کے آگے استقلال کے ساتھ ڈٹ جانا چاہیے۔ کیسے؟ تبصرہ کیجیے۔

B۔ پڑھیے۔ سمجھ کر بولیے۔

(الف) مرثیے میں شاعر نے کن کن قافیوں کو استعمال کیا ہے ان کی فہرست بنائیے۔

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ عابد بیمار نے کس سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں امام ہوں؟

2۔ عابد بیمار کے ہاتھوں میں کیا پہنایا گیا؟

3۔ عابد بیمار نے کیوں کہا کہ بابا قتل ہو گئے اور میں زندہ ہوں؟

4۔ کس نے کس سے کہا کہ کیا یہ میرے درد کی دوا ہے؟

5۔ کون تشنہ کام و تلخ کام تھے؟

(ج) ذیل کے مضمون کو پڑھیے اور دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

یونان کے شہر ایتھنز کے فلسفی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے نوجوانوں کو سچائی، خیر اور حسن کے بارے میں تلقین کی۔ سچائی سے مراد یہ ہے کہ جھوٹ سے بچنا چاہیے اور حق کی حمایت کرنا چاہیے۔ خیر سے مراد یہ ہے کہ خلق خدا کے ساتھ رحم اور انسانیت کا سلوک کیا جائے۔ حسن سے مراد یہ ہے کہ سچائی ہی دنیا کی آخری خوبصورت شئے ہے۔ اس سے زیادہ دلکشی اور کشش

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

کسی شئے میں نہیں ہے۔سقراط بازاروں میں ٹھہر کر گھنٹوں ان موضوعات پر روشنی ڈالتا اور لوگوں کو سمجھانے کی کوشش کرتا کہ وہ حقیقی معنوں میں کیا ہیں؟

حکومت وقت کو اسکی تعلیمات شاق گزرنے لگیں۔انہوں نے اس پر غداری کا مقدمہ دائر کردیا۔مقدمہ چلنے لگا۔ سقراط کو مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کیا گیا۔اسے معافی مانگنے کے لیے کہا گیا۔اور جب اس نے انکار کردیا تو اسے سزائے موت دی گئی۔اسے مرنے کے لیے زہر کا پیالہ پیش کیا گیا۔جسے اس نے خوشی سے پی لیا۔لیکن سرنگوں نہ ہوا۔اس وقت کے بادشاہ اپنے کو خدا کے برابر سمجھتے تھے۔اورعوام خوف کے مارے ایسے ظالم بادشاہوں کے سامنے جھک جاتے تھے لیکن سقراط ایسا فلسفی تھا جو''سچ'' جانتا تھا۔اوراس سچ کی تشہیر نے اسے زہر کا پیالہ پینے پر مجبور کردیا۔

1۔ سقراط کون تھا؟

2۔ سقراط نے کس بات کی تلقین کی؟

3۔ حکومت سقراط کے خلاف کیوں ہوگئی؟

4۔ کیا سقراط نے ظالم حکومت کے آگے جھکنا منظور کیا؟ کیوں؟

5۔ سقراط نے زہر کا پیالہ کیوں پی لیا؟

6۔ اس واقعہ سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

(د) دیے گئے سوالوں کے جواب دیجیے۔

1۔ دبیؔر کب اور کہاں پیدا ہوئے؟

2۔ دبیؔر کے مرثیوں کی کیا خصوصیات ہوتی ہیں؟

3۔ زنجیر وطوق دیکھ کر حضرت عابدؓ نے کیا کہا؟

4۔ یزید کی فوج کے سالاروں نے حضرت عابدؓ سے کیا کہا؟

5۔ اس مرثیہ میں امام عالی مقام کے جن عزیز و اقارب کے نام آئے ہیں ان کی نشاندہی کیجیے؟

6۔ حضرت امام حسینؓ کی شہادت کے بعد خیموں میں کیا ردعمل تھا؟

II۔اظہار مافی الضمیر۔تخلیقی صلاحیت کا اظہار

(الف) ذیل کے سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

1۔ حضرت امام حسینؓ کون تھے؟ اور انہیں کربلا میں اپنی جان کی قربانی کیوں دینی پڑی؟

2۔ شاعر نے حضرت امام حسینؓ کو اس مرثیہ میں فخر ذبیح اور فدیہ سبحان سے کیوں موسوم کیا؟

SCERT TELANGANA

3۔ ”مقتل کے سامنے حرم آ آ کے گر پڑے“ اس مصرعے کی وضاحت کیجیے۔

4۔ اس مرثیہ سے ہمیں کیا نصیحت ملتی ہے؟

(ب) ذیل کے سوالوں کے جواب تفصیل سے لکھیے۔

1۔ اس مرثیہ کا مفہوم اپنے الفاظ میں لکھیے۔

2۔ کربلا کا معرکہ حق و باطل کا معرکہ تھا؟ وضاحت کیجیے۔

(ج) تخلیقی انداز میں تحریر کیجیے

1۔ اس مرثیہ کی روشنی میں عابد بیمار اور یزیدی فوجوں کے درمیان جو بات چیت ہوئی اسے مکالمے کی شکل میں تحریر کیجیے۔

یا

حق اور سچائی کے لیے جدوجہد کرنے والوں کے بارے میں ایک مضمون لکھیے۔

(د) توصیفی انداز میں لکھیے

1۔ اس مرثیہ کو جماعت میں جذبات، چہرے کے تاثرات، آواز کے اتار چڑھاؤ، توقف کا لحاظ کرتے ہوئے بہتر انداز میں کس نے پڑھا؟ آپ اس کی توصیف کس طرح کریں گے؟ لکھیے

III۔ زبان شناسی

لفظیات

(الف) صحیح جواب منتخب کرکے قوسین میں درج کیجیے۔

1۔ کربلا کے میدان میں خیمے سے باہر نکلے۔ (   )

(الف) اولیاء (ب) سادات (ج) خواتین

2۔ خدا کی راہ میں کون قربان ہوئے؟ (   )

(الف) سپاہی (ب) حضرت حسینؓ (ج) مہمان

3۔ زنجیر کس لیے لائی گئی؟ (   )

(الف) مارنے کے لیے (ب) پہنانے کے لیے (ج) دکھانے کے لیے

SCERT TELANGANA

یہ کتاب حکومت تلنگانہ کی جانب سے مفت تقسیم کے لیے ہے۔ 2020-21

4۔ عابد بیمار تھرا کے کیوں گر پڑے۔ (   )

(الف) وفورِ ضعف سے (ب) تشنگی سے (ج) غم سے

5۔ کس نے اپنی خطا پوچھی؟ (   )

(الف) عابدِ بیمارؓ (ب) حضرت عباسؓ (ج) حضرت حسینؓ

(ب) ذیل کے الفاظ کے معنی لکھیے۔

مختار - نابکار - سادات - یزداں - مقتل - تشنہ کام - نحیف - رسن - سارباں

قواعد

اس شعر پر غور کیجیے۔

کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے
رن ایک طرف ہے چرخ کہن کانپ رہا ہے

یہاں پر شیر سے مراد حضرتؓ عباس ہیں یہاں شیر حقیقی معنوں میں نہیں بلکہ مجازی معنوں میں استعمال ہوا ہے۔

استعارہ: استعارہ کے لغوی معنٰی مستعار (اُدھار) لینے کے ہیں مگر اصطلاح شعر میں لفظ کے حقیقی اور مجازی معنوں میں تشبیہ کا علاقہ حرف تشبیہ کے بغیر ہو۔ جیسے : زید شیر ہے۔

مشق۔I

مرثیہ کے اس شعر کی نشاندہی کر کے لکھیے جس میں استعارہ استعمال ہوا ہے۔

منصوبہ کام

1۔ میر انیسؔ اور دیگر شعراء کے لکھے ہوئے مرثیے پڑھیے اور ان میں سے کوئی ایسا مرثیہ جو آپ کو بہت زیادہ متاثر کرتا ہوا سے کمرہ جمات میں پڑھ کر سنائیے۔

SCERT TELANGANA